کیا ٹیلی فون سے چاند کا ثبوت ہو سکتا ہے؟

مسئلہ از: محمد محمود حسین اشرفی، دار العلوم شاہ اعلیٰ قدرتیہ جاجمئو کانپور یوپی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ

(۱) آج کل لیپ ٹاپ میں انٹرنیٹ سے کنکشن جوڑ کر آمنے سامنے گفتگو ہوتی ہے اس میں رویت ہلال سے متعلق متعدد باشرع سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کی جماعت اگر خبر دے کہ ہم لوگوں نے چاند دیکھا ہے، اس صورت میں وہ خبر مستفیض ہو کر شرعاً قابل قبول ہے یا نہیں؟ یا ہم سے چند باشرع سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں نے گواہی دے کر ہمیں گواہ بنایا ہے۔ اب ہم رویت ہلال کی گواہی دے رہے ہیں، اس صورت میں وہ گواہی شہادت شرعیہ ہے یا نہیں؟

فقہائے کرام کے اقوال کی روشنی میں تفصیلی دلیل کے ساتھ جواب مرحمت فرمائیں۔

"باسمہ تعالیٰ و تقدس"

الجواب بعون الملک الوہاب:

(۱) استفاضہ کا لغوی معنیٰ مشہور ہونا اور پھیلنا ہوتا ہے۔ چنانچہ المعجم الوسیط میں ہے "استفاض الخبر انتشر" (۱)

اور در بارۂ ثبوت رویت ہلال فقہائے کرام کی اصطلاح میں استفاضہ کہتے ہیں کہ کسی شہر میں چاند ہوا اور تمام شہر میں یہ بات مشہور ہے پھر وہاں سے متعدد جماعتیں دوسرے شہر میں آئیں اور سب یک زبان یہ خبر دیں کہ وہاں فلاں دن چاند ہوا اور وہاں کے لوگوں نے رویت کی بنا پر فلاں دن سے روزے شروع کیے یا عید کی نماز ادا کی۔ چنانچہ عالم اجل شیخ مصطفیٰ رحمتی قدس سرہ کے حوالے سے علامہ ابن عابدین شامی ارشاد فرماتے ہیں: "معنی الاستفاضة ان تاتی من تلک البلدة

---

(۱) المعجم الوسیط، ص: ۷۰۸

جماعات متعددون کل منهم یخبر عن اهل تلک البلدة انهم صاموا عن رویة۔"(۱)

اور مجدد دین وملت امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رضی اللہ عنہ رقمطراز ہیں"استفاضہ"یعنی جس اسلامی شہر میں حاکم شرع قاضی اسلام ہو وہاں سے متعدد جماعتیں آئیں اور سب یک زبان اپنے علم سے خبر دیں کہ وہاں فلاں دن بر بنائے رویت روزہ ہوا یا عید کی گئی۔"(۲)

حضور صدر الشریعہ علامہ مفتی امجد علی اعظمی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"کسی شہر میں چاند ہوا اور تمام شہر میں یہ بات مشہور ہے اور وہاں سے متعدد جماعتیں دوسرے شہر میں آئیں اور سب نے اس کی خبر دی کہ وہاں فلاں دن چاند ہوا اور وہاں کے لوگوں نے رویت کی بنا پر فلاں دن سے روزہ شروع کئے۔ یوں یہاں والوں کے لئے بھی ثبوت ہو گیا۔"(۳)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ والرضوان تحقق استفاضہ کی ایک اور صورت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں"اور ایک صورت یہ بھی متصور کہ دوسرے شہر سے جماعات کثیرہ آئیں اور سب بالاتفاق بیان کریں کہ وہاں ہمارے سامنے عام لوگ اپنی آنکھ سے چاند دیکھنا بیان کرتے تھے جن کا بیان مورث یقین شرعی تھا ظاہراً اس تقدیر پر وہاں کسی ایسے حاکم شرع کا ہونا ضروری نہیں کہ رویت فی نفسہا حجت شرعیہ ہے۔"(۴)

استفاضہ کی مذکورہ تعریفات میں تمام فقہائے کرام نے ایک شہر سے دوسرے شہر میں آنے کی قید لگائی ہے بلکہ متعدد مقامات پر بصراحت مذکور ہے کہ تحقق

(۱) ردالمحتار، ج:۳، ص:۳۵۹

(۲) الفتاوی الرضویہ، ج:۴، ص:۵۵۲

(۳) بہار شریعت، ج:۵، ص:۹

(۴) الفتاوی الرضویہ، ج:۴، ص:۵۵۳

استفاضہ کے لئے متعدد جماعتوں کا آنا درکار ہے۔ چنانچہ خاتم المحققین علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں

"اعلم ان المراد بالاستفاضة تواتر الخبر من الواردين من بلدة الثبوت الى البلدة التى لم يثبت بها لا مجرد الاستفاضة" (۱)

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہ فرماتے ہیں "بلکہ وہ استفاضہ جو شرعاً معتبر ہے اس کا معنیٰ یہ ہیں کہ اس شہر سے گروہ در گروہ متعدد جماعتیں آئیں اور سب بالاتفاق یک زبان بیان کریں" (۲)

ایک مقام پر فرماتے ہیں "بلکہ خود وہاں کی آئی ہوئی متعدد جماعتیں درکار ہیں۔ جو بالاتفاق وہ خبر دیں۔" (۳)

اس تفصیل سے واضح ہوا کہ فقہائے اسلام نے رویت ہلال کے سلسلہ میں جس استفاضہ کو معتبر قرار دیا ہے اس میں محض خبر دینا نہیں بتایا بلکہ متعدد جماعتوں کے آنے کی تصریح فرمائی ہے اور ایک ادنی طالب فقہ بھی یہ سمجھ سکتا ہے کہ فقہائے کرام کی تصریحات کے خلاف جانے میں کتنی قباحتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے تصریحات فقہیہ کے پیش نظر یہ امر طے ہے کہ محض ٹیلی فون کے ذریعہ کسی ایک شہر سے دوسرے شہر میں خبر دینے کو استفاضہ نہیں مانا جا سکتا ہے۔

علاوہ ازیں علماء تصریح فرماتے ہیں کہ آڑ سے جو آواز مسموع ہو اس پر احکام شرع کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی ہے۔ اعلیٰ حضرت امام حمد رضا قادری قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:

"علماء تصریح فرماتے ہیں کہ آڑ سے جو آواز مسموع ہو اس پر احکام شرعیہ کی

---

(۱) منحة الخالق حاشیه البحر الرائق، ج: ۲، ص: ۲۷۰

(۲) الفتاوی الرضویہ، ج: ۴، ص: ۵۵۲

(۳) الفتاوی الرضویہ، ج: ۴، ص: ۵۵۲

بنا نہیں ہوسکتی کہ آواز آواز سے مشابہ ہوتی ہے۔ تبیین الحقائق امام زیلعی پھر فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے: ''لو سمع من وراء الحجاب لا یسعه ان یشهد لاحتمال ان یکون غیره اذا النغمة تشبه النغمة۔''(۱)

اس لئے بھی ٹیلی فون اور موبائل سے ثبوت رویت ہلال نہیں ہوسکتا ہے اور رہا یہ شبہ کہ باتصویر لیپ ٹاپ وموبائل کے ذریعہ بولنے والے آمنے سامنے گفتگو کرتے ہیں تو اب آڑ سے آواز مسموع نہیں ہورہی ہے بلکہ ایک دوسرے کو دیکھ بھی رہے ہیں لہٰذا اسے معتبر ہونا چاہئے، اس شبہ کا ازالہ مشاہدہ سے ہی ہوجاتا ہے۔ آج ہزاروں معاملات میں دیکھا اور سنا جاتا ہے کہ آواز کسی اور کی ہوتی ہے اور اسکرین اور پردے پر بظاہر بولتا کوئی اور نظر آتا ہے اور یہ اندیشہ ہر جگہ موجود ہے تو لیپ ٹاپ وغیرہ میں دیکھی اور سنی جانے والی تصویر وآواز میں بھی یہ احتمال موجود ہے، لہٰذا اس کا کوئی اعتبار نہیں، جس طرح فقہائے کرام نے خط کے بارے میں نادر شبہ کا بھی اعتبار فرما کر اسے احکام میں نامعتبر ٹھہرایا اور علت اشتباہ ابتدائے کلام میں اس کی طرف لفظ "قد" کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے یہ بتائی۔ "ان الکتاب قدیفتعل ویزورو الخط یشبه الخط و الخاتم یشبه الخاتم۔"

اور جب اس طرح کے لیپ ٹاپ وغیرہ کے ذریعہ موصول ہونے والی خبر، خبر مستفیض نہیں ہوسکتی ہے، تو اس طریقہ پر شہادت کو شرعی شہادت بھی نہیں مانا جاسکتا ہے کہ شہادت میں مجلس قضا میں آکر گواہی دینا لازم ہے، درمختار میں ہے۔

"الشهادة اخبار صدق لاثبات حق بلفظ الشهادة فی مجلس القضاء"(۲)

بعض حضرات اس مقام پر خبر مستفیض اور خبر متواتر میں فرق کرکے ٹیلی فون کی خبر کو مستفیض کہتے ہیں اور یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ خبر دینے والوں کے لئے آنے کی شرط متواتر میں ہے، مستفیض میں نہیں، مستفیض میں چھ یا نو افراد کی محض

(۱) الفتاوی الرضویه، ج:۴، ص:۵۲۴

(۲) الدر المختار مع رد المحتار، ج:۴، ص:۳۶۹

خبر کافی ہے مگر یہ بات قطعاً ناقابل قبول اور تصریحات فقہاء کے خلاف ہے، کیونکہ ائمہ حنفیہ نے رویت ہلال کے ثبوت میں جس خبر مستفیض کا ذکر فرمایا ہے اس خبر مستفیض کو خبر متواتر ہی فرمایا ہے نہ کہ اس سے وہ خبر مشہور مراد لی ہے جس میں افراد کے تعین کا لحاظ ہوتا ہے۔ چنانچہ منحۃ الخالق حاشیہ البحرالرائق میں ہے "اعلم ان المراد بالاستفاضۃ تواتر الخبر من الواردین" اھ(۱)

اور تنبیہ الغافل والوسنان میں ہے:

"لما کانت الاستفاضۃ بمنزلۃ الخبر المتواتر" اھ(۲)

فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے "جب جماعت تواتر جماعت تواتر سے ان کی رویت کی ناقابل ہے تو رویت بالیقین ثابت ہوگئی، اور شہادت کی حاجت نہ رہی کہ اثبات احکام میں تواتر ہی قائم مقام شہادت ہے بلکہ اس سے قوی ہے۔"(۳)

ان روشن تصریحات سے مثل آفتاب واضح ہوگیا کہ در بارہ ثبوت رویت ہلال جس خبر مستفیض کو معتبر فرمایا گیا ہے وہ خبر متواتر ہے اور متواتر کے تحقق کے لئے در گروہ گروہ آنا حسب تصریحات فقہا لازم ہے تو ٹیلی فون وموبائل اور انٹرنیٹ جیسے ذرائع سے استفاضہ نہیں ہوسکتا ہے، نہ ہی اس پر ادائے شہادت شرعیہ ہوسکتی ہے۔ آخر میں ماضی قریب کے دو عظیم فقیہ اور اہل سنت وجماعت کے مسلم وبزرگ پیشوا حضور صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ الشاہ مفتی امجد علی اعظمی قدس سرہ اور بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی صاحب علیہ الرحمہ کی چشم کشا تحریر حاضر ہے۔ حضور صدر الشریعہ قدس سرہ سے سوال ہوا کہ ٹیلی فون سے استفاضہ کا تحقق ہوسکتا ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا:

"ٹیلی فون اور ریڈیو کی خبریں اس باب میں ناقابل اعتبار ہیں کہ ان سے

(۱) منحۃ الخالق، ج:۲، ص:۲۷۰

(۲) تنبیہ الغافل والوسنان، ج:۱، ص:۲۵۲

(۳) الفتاوی الرضویہ، ج:۴، ص:۵۵۳

کسی چیز کا ثبوت شرعی نہیں ہوتا، ایسی خبروں سے نہ روزہ رکھا جائے گا نہ عید کی جائے گی۔"(۱)

اسی میں آگے فرماتے ہیں: "ان خبروں کو نہ شہادت شمار کیا جاسکتا ہے نہ ان کو استفاضہ میں داخل کیا جاسکتا ہے۔"(۲)

اور بحر العلوم حضرت مفتی عبد المنان صاحب اعظمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں

"جو لوگ ایک شہر سے دوسرے شہر میں آئے ہوئے کثیر التعداد فونوں کو خبر مستفیض قرار دیتے ہیں شاید خبر مستفیض کی تعریف کے اس ضروری نکتے کو بھول جاتے ہیں کہ استفاضہ کے لئے مقام رویت سے متعدد جماعتوں کا آکر یہاں متفقہ بیان دینا ضروری ہے، جبکہ ٹیلی فون کی صورت میں اجتماع صرف خبروں کا ہوتا ہے۔ مخبرین تو سب اپنے اپنے گھر بیٹھے ہوتے ہیں تو اس خبر میں شہادت بلکہ تواتر یا استفاضہ کی صورت کیسے پیدا ہوگی۔ یہ ایک مجرد خبر ہے۔"(۳)

حاصل کلام یہ ہے کہ باتصویر ذرائع سے خبر دینے کی صورت میں بھی فون وموبائل سے خبر مستفیض یا شہادت متحقق نہیں ہوسکتی ہے۔ مزید تفصیل کے لئے حضور تاج الشریعہ علامہ الشاہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری مدظلہ العالی کا اس موضوع پر لاجواب رسالہ "جدید ذرائع ابلاغ سے ثبوت رویت ہلال۔" مطالعہ کریں۔

ھذا ماعندی والعلم بالحق عند ربی وھو تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کتبہ: محمد اختر حسین قادری

۱۵/شعبان ۱۴۳۴ھ

---

(۱) الفتاوی الامجدیہ، ج: ۱، ص: ۳۹۴

(۲) الفتاوی الامجدیہ، ج: ۱، ص: ۳۹۴

(۳) فتاوی بحر العلوم، ج: ۲، ص: ۲۲۱